چھٹا اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 11 فروری 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

پروفیسرز ڈاکٹرز کو سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت میں تاخیر ودیگر تفصیلات

*116: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں شام کے اوقات میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت ہے نیز پرائیویٹ پریکٹس کے لئے جو حکمنامہ جاری کیا گیا تھا اس کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دن کے اوقات میں ڈاکٹرز حضرات شام کو اپنے پرائیویٹ کلینکس پر چیک اپ کروانے کا مشورہ بھی دیتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ایوان کو اس امر سے بھی آگاہ کیا جائے جو پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز ڈاکٹر شام کے اوقات میں سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں کیا وہ دن کے اوقات میں بھی سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو چیک کرتے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013 تاریخ ترسیل 21 جون 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں شام کے اوقات میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے، اس طرح کی انسٹی ٹیوشن پریکٹس Punjab Medical & Health Institution Act 2003 کے سیکشن 12 اور The PM&HI Rules 2003 کے Rule No. 20 کے تحت اجازت دی گئی۔ کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ضمن میں محکمہ صحت حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبر SO (AMI) Gen-33/2006

مورخہ 14-10-2006 کے تحت ان ڈاکٹر صاحبان کو پریکٹس کی اجازت دی گئی تھی۔کاپی (Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں!یہ درست نہ ہے۔

(ج) جو پروفیسرز شام کے اوقات میں سرکاری ہسپتالوں میں پریکٹس کرتے ہیں وہ دن کے اوقات میں ہسپتالوں میں مریضوں کو فری چیک کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)

ضلع بہاولنگر:ڈی ایچ کیو ہسپتال میں کرپشن کی تفصیلات

*508:جناب اعجاز خان:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سال 2011-12اور 2012-13 کے دوران ایمبولینس کی مد میں سات لاکھ کی کرپشن ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کرپشن کی محکمانہ انکوائری ای ڈی او ہیلتھ بہاولنگر نے کی اور یہ انکوائری تین ایمبولینس ڈرائیورز کے خلاف تھی؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ اہلکاروں کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17 جون 2013تاریخ ترسیل 18 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں!یہ درست نہ ہے۔ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر میں سال 2011-12اور 2012-13 کے دوران کوئی بھی کرپشن کا کیس سامنے نہ آیا ہے اور نہ ہی ایمبولینس کی مد میں کرپشن یا Embezzlement کی کوئی انکوائری ہوئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کسی بھی ایمبولینس ڈرائیور کے خلاف کوئی بھی کرپشن کی انکوائری نہ ہوئی ہے۔تاہم 2009-10 کے آڈٹ کے دوران ایک آڈٹ پیرا بنا تھا

۔ جس پر انکوائری کرنے کیلئے ڈی سی او بہاولنگر نے ای ڈی او ہیلتھ بہاولنگر، ای ڈی او ہیلتھ فنانس اور ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر بہاولنگر پر مشتمل ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کے بعد مذکورہ واقعہ کی انکوائری جناب سیکرٹری ہیلتھ کے حکم پر سرجن میڈیکولیگل پنجاب نے کی، جس کی سفارشات کی روشنی میں ڈاکٹر محمد اکرم، سابقہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر، محمد اجمل سابقہ اکاؤنٹنٹ، محمد بشیر، ڈسپنسر ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر، سلیم خالد، ڈرائیور، ڈی ایچ کیو ہسپتال بہاولنگر اور محمد خالد، ڈرائیور DHQ ہسپتال بہاولنگر کو بذریعہ آرڈرز نمبر SO(Inq)1-16/2011 بتاریخ 03-04-2013 سزا دی گئی۔ کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ج) مذکورہ بالا کیس میں غلام قادر، ڈرائیور، DHQ ہسپتال بہاولنگر کو بری (Exonerate) کر دیا گیا تھا جبکہ باقی پانچ ملزمان میں سے محمد بشیر ڈسپنسر، DHQ ہسپتال بہاولنگر اور سلیم احمد، سابقہ ڈرائیور DHQ ہسپتال بہاولنگر کو Censure کیا گیا تھا جبکہ محمد اکرم، سابقہ ایم ایس کی تین سال کی انکریمنٹ حذف withhold کر دی گئی تھی اور 1,43,887/- روپے (1 لاکھ 43 ہزار 8 سو 87 روپے)، محمد اجمل، سابقہ اکاؤنٹنٹ کی دو سال کی سالانہ انکریمنٹ withhold کی گئی تھی اور 1,43,887/- (1 لاکھ 43 ہزار 8 سو 87 روپے) جرمانہ جبکہ محمد خالد، ڈرائیور کی ایک سال کی سالانہ انکریمنٹ بند کی گئی تھی۔ آرڈرز کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)</u>

<u>شیخوپورہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں کرپشن و دیگر تفصیلات</u>

*539: <u>جناب اعجاز خان</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے 5 سال کے دوران ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں تعینات ایم ایس اور کلریکل سٹاف نے جنریٹر کے ڈیزل کی مد میں لاکھوں روپے کی کرپشن کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ ایم ایس اور کلریکل سٹاف کے خلاف انکوائری ہوئی تو وہ کس اتھارٹی نے کی، اس انکوائری میں ملوث اہلکاران کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی کی گئی؟

(ج)ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں ایسے کتنے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلرک حضرات ہیں جو کہ عرصہ 3 سال یا اس سے زیادہ مدت سے یہاں پر تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ملازمین کو ہسپتال سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ہسپتال میں پچھلے 5 سال کے دوران جنریٹر کے ڈیزل کی مد میں کرپشن نہ ہوئی ہے۔ تاہم 09-2008 کے آڈٹ کے دوران آڈٹ پیرا بنا تھا۔ آڈٹ پیرا کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے مطابق جنریٹر کے کچھ پارٹس قابل مرمت تھے تاہم جنریٹر اس دوران کام کرتا رہا تھا۔

(ب) مندرجہ بالا کیس کی انکوائری بر خلاف ڈاکٹر مسعود انور، سابقہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ، ڈاکٹر محمد اسلم، APMO اور ذوالفقار علی، سٹور کیپر، ڈی ایچ کیو ہسپتال، شیخوپورہ کے خلاف انکوائری انٹی کرپشن میں چل رہی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلرک حضرات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت کسی بھی شکایت کی صورت میں ان ملازمین کو ٹرانسفر کر دے گی۔ تاہم چونکہ یہ ملازمین انتظامی پوسٹوں پر تعینات نہ ہیں اس لئے اعوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی کیلئے ان ملازمین کو ٹرانسفر نہیں کیا جاتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)</u>

<u>پنجاب کے ہیلتھ ورکرز کے اعزازیہ کی ادائیگی کا معاملہ</u>

***562:جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب حکومت ہیلتھ ورکروں کو ہر ماہ پولیو کے قطرے پلانے پر 1150 روپے بطور اعزازیہ دیتی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ان ہیلتھ ورکروں کو کافی عرصہ سے یہ اعزازیہ نہ دیا گیاہے، اعزازیہ نہ دینے کی کیاوجہ ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالاکا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ہیلتھ ورکروں کے رکے ہوئے، اعزازیہ کو جلدازجلد اداکرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 19 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہیں۔ پنجاب حکومت ہیلتھ ورکروں کو ہر ماہ پولیو کے قطرے پلانے پر کسی بھی قسم کا کوئی بھی اعزازیہ نہ دیتی ہے۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ جب کسی بھی ضلع میں پولیو مہم ہوتی ہے تو ورکرز کو اعزازیہ WHO اداکرتی ہے۔ یہ اعزازیہ براہ راست ہیلتھ ورکر کے اکاؤنٹ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس اعزازیہ کیلئے ہیلتھ ورکر کو ایک کارڈ دیا جاتا ہے جو وہ بھر کر اپنے متعلقہ ای ڈی او (صحت) کے ذریعے واپس WHO بھیج دیتا ہے اور رقم ہیلتھ ورکرز کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی ہے۔

(ب) جیساکہ تفصیل جزو"الف"میں درج ہے حکومت پنجاب کسی بھی قسم کا نہ توکوئی اعزازیہ دیتی

ہے اور نہ ہی حکومت پنجاب کی جانب ایسا کوئی اعزازیہ قابل ادا باقی ہے۔

(ج) تفصیل جزو"الف اور ب"میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

ضلع گوجرانوالہ: DO(H) کو یونیسف کی طرف سے ملنے والی گاڑیاں ودیگر تفصیلات

*724:چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) DO(H) گوجرانوالہ کہ جن کے پاس پچھلے 12 سال سے نیشنل پروگرام کا اضافی چارج بھی ہے کو یونسیف کی طرف سے 2005 سے آج تک کتنی گاڑیاں ملی ہیں، ان گاڑیوں کے نمبر، ماڈل کیا ہیں اور یہ جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان گاڑیوں کے 2010-11، 2011-12 اور 13۔2012 کے مدوائز اخراجات بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ یونیسف کی طرف سے نیشنل پروگرام کے منصوبے Family Planning and Primary Health Care کے تحت 3 سال قبل DO(H) گوجرانوالہ کو سوزوکی پک اپ دی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دو سال کے عرصہ میں ان گاڑیوں کے پرزہ جات نکال کر فروخت کر دیئے گئے ہیں اور یہ گاڑیاں ناکارہ ہو چکی ہیں اور چلنے کے قابل نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت ان گاڑیوں کو ناکارہ کرنے کی تحقیقات ایف آئی اے یا محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2013 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) DO(H) گوجرانوالہ کے پاس پچھلے 12 سال سے نیشنل پروگرام کا اضافی چارج نہیں رہا ہے بلکہ پچھلے 12 سال سے نیشنل پروگرام میں مختلف ڈاکٹرز نے بطور ڈسٹرکٹ کوارڈینیٹر نیشنل پروگرام ڈیوٹی سرانجام دی ہیں، ان کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر حامد رفیق، ڈاکٹر عارف الرحمن، ڈاکٹر محمد سرور ،ڈاکٹر عبدالحمید راٹھور، ڈاکٹر ممتاز الہی اور ڈاکٹر مہ جبین (مارچ 2007 سے ستمبر 2011 اس کے بعد نیشنل پروگرام کا رچارج ڈاکٹر مدیحہ شفیع کے پاس ہے (ستمبر 2011 سے آج تک) نیشنل پروگرام گوجرانوالہ کے پاس ٹوٹل 80 گاڑیاں ہیں۔ اور یہ گاڑیاں صوبائی کوارڈینیٹر نیشنل پروگرام برائے

خاندانی منصوبہ بندی وبنیادی صحت، لاہور کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ یہ گاڑیاں لیڈی ہیلتھ سپروائزر کے زیر استعمال میں ہیں۔ اس کی مد میں جو فنڈ ملتا ہے وہ بھی صوبائی کوآرڈینیٹر ہی دیتا ہے۔ اس میں DO(H) کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ان گاڑیوں کے ماڈل، نمبر اور جن کے زیر استعمال ہیں اور اس کی مد میں جو اخراجات 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 ہیں ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں ایسا نہیں ہے۔ یہ گاڑیاں صرف پارکنگ کے لیے ہی DO(H) گوجرانوالہ کے آفس میں کھڑی ہیں۔ 3 سال قبل DO(H) گوجرانوالہ کو کوئی بھی سوزوکی پک اپ نہیں دی گئی ہے۔

(ج) 2005 اور اس کے بعد جو گاڑیاں موصول ہوئی ہیں سب آن روڈ ہیں اور لیڈی ہیلتھ سپروائزر کے زیر استعمال ہیں۔

(د) گاڑیاں DO(H) گوجرانوالہ کے آفس میں کھڑی ہیں ان میں سے 8 گاڑیاں وہ ہیں جو اپنی مدت پوری کر کے موٹر وہیکل ایگزیمینر گوجرانوالہ کے ذریعے کنڈم ہو گئی ہیں اور باقی 12 گاڑیاں Repairable ہیں اور ڈرائیور نہ بھرتی کرنے کی وجہ سے کھڑی ہیں کیونکہ حکومت پنجاب نے بھرتی پر بین لگا رکھا تھا اور یہ گاڑیاں 2012-10-10 کو ڈسٹرکٹ گجرات سے موصول ہوئی تھیں ۔ان گاڑیوں کی انکوائری محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ / لاہور میں ہوئی ہے اور لیٹر نمبر 13476-13 / DAC-CR-1-191 مورخہ 2013-07-24 کے تحت انکوائری ختم ہو گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)</u>

بہاول پور: 2002 میں کڈنی اور کارڈیک سنٹر کے لئے خریدی گئی مشینری کے خراب ہونے کی تفصیلات

*785: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں کڈنی اور کارڈیک سنٹر سال 2007 میں مکمل ہوا اور مطلوبہ مشینری بھی موقع پر موجود ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کڈنی اور کارڈیک سنٹر کی مشینری کو نامعلوم وجوہات کی بنا پر عرصہ 6 سال گزرنے کے باوجود نصب نہیں کیا گیا اور مشینری کھلے آسمان کے نیچے پڑی خراب ہو رہی ہے ؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا مشینری نصب کر کے کڈنی و کارڈیک سنٹر کو آپریشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013 تاریخ ترسیل یکم اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں ! یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ دونوں منصوبے ابھی تک زیر تعمیر ہیں۔ کڈنی سنٹر تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے اور انشاء اللہ رواں مالی سال 14-2013 میں یہ سکیم مکمل ہو جائے گی۔ مزید یہ کہ اس کے کافی آلات و مشینری آچکی ہے۔ اور کچھ آنے والی ہے جبکہ کارڈیک سنٹر کی عمارت ابھی زیر تعمیر ہے اور ابھی تک اس کی کوئی بھی مشینری نہ آئی ہے۔

(ب) جی نہیں ! یہ درست نہ ہے۔ بلکہ کڈنی سنٹر کی عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ رواں مالی سال 14-2013 میں مکمل ہو جائے گی۔ اور اس کے کافی آلات و مشینری آچکی ہے اور کچھ آنے والی ہے اور انہیں صاف ستھرے و خشک کمروں میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔ جبکہ کارڈیک سنٹر کی عمارت ابھی تک زیر تعمیر ہے اور ابھی تک اس کی کوئی مشینری نہیں آئی۔

(ج) جی ہاں ! کڈنی سنٹر کی عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ رواں مالی سال 14-2013 میں مکمل ہو جائے گی۔ اس کو چلانے کیلئے حکومت پنجاب سے عملہ مانگا ہوا ہے۔

اور جیسے ہی عملے کی منظوری ہو گی اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ عمارت کو Hand over کرے گا، اسے آپریشنل کر دیا جائے گا۔ جبکہ کارڈیک سنٹر کی عمارت ابھی زیر تعمیر ہے۔ اور P&D ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے مطابق پہلے تعمیر کا کام مکمل کیا جائے اور اگلے سال میں فنڈز برائے خرید آلات و مشینری فراہم کئے جائیں گے۔ لہذا اس سکیم کی تکمیل کیلئے کم از کم ایک سال مزید درکار ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

لاہور: الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1038: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں کون کون سے گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ و عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد اسی سکول میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ ملازمین ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتے ہیں، اگر نہیں تو ان کو حکومت کب تک ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں اس وقت 8 ملازمین تعینات ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نیاز حسین اسسٹنٹ کم اکاؤنٹنٹ Bs-11 ستمبر 2012 سے تعینات ہے۔

ناہید اعوان، کمپیوٹر آپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔

غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

عزیزاحمد، کلرک، ستمبر 2010 سے تعینات ہے۔

نورین نذیر لیب اٹینڈنٹ،اگست 2011 سے تعینات ہے۔

نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔

نسرین بی بی، سویپرس، مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل ملازمین عرصہ تین سال سے مذکورہ سکول میں ملازمت کر رہے ہیں۔

ناہیدا عوان، کمپیوٹرآپریٹر، اپریل 2007 سے تعینات ہے۔

غزالہ منظور، اسسٹنٹ لائبریرین، اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

عبدالمجید، سینئر کلرک اکتوبر 2008 سے تعینات ہے۔

نصیر الدین نائب قاصد، جنوری 2000 سے تعینات ہے۔

نسرین بی بی، سویپرس مارچ 2008 سے تعینات ہے۔

(ج) چونکہ یہ ملازمین انتظامی عہدوں پر تعینات نہ ہیں لہذا یہ تین سال سے زائد عرصہ تک اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکتے ہیں۔ تین سال تک ایک ہی جگہ پر تعیناتی کا قانون صرف انتظامی عہدوں پر تعینات افسران پر لاگو ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

لاہور: الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز میں کام کرنے والے اساتذہ / ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1043: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور میں کتنے اساتذہ / ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ اساتذہ / ڈاکٹرز حضرات کن کن شعبوں میں تعلیم دے رہے ہیں، ان کی تعیناتی کے دوران ان کے شعبہ جات کے نتائج کیا رہے، نتائج میں بہتری آئی یا ابتری، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) جن اساتذہ / ڈاکٹرز کے شعبوں مضامین کے نتائج کے شرح میں کمی ہوئی، ان کو سکول کے پرنسپل نے کوئی وارننگ دی، اگر نہیں تو کیوں؟

(د)مذکورہ سکول کے پرنسپل صاحب نے سکول کی کارکردگی ونتائج میں بہتری لانے کیلئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں،اگرہاں توان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)1۔ڈاکٹر منزہ صدف،Demonstrator Anatomy BS-17،25 جولائی 2012 سے تعینات ہیں۔

2۔خوش بخت باسط، لیکچرار کلینیکل سائیکالوجی، BS-17،19 مئی 2012 سے تعینات ہیں۔

3۔ڈاکٹر محمد عرفان، میڈیکل آفیسر، BS-17، ستمبر 2012 سے تعینات ہیں۔

4۔ہما امتیاز،ایڈہاک فزیوتھراپسٹ / لیکچرر BS-17،اکتوبر 2011 سے تعینات ہیں۔

5۔ہمیرہ ستار ایڈہاک کلینیکل سائیکالوجسٹ BS-17،اکتوبر 2011 سے تعینات ہیں۔

6واحدہ انجم،ایڈہاک لیکچرر کلینیکل سائیکالوجی BS-17،اکتوبر 2011 سے تعینات ہیں۔

7۔عفت شاہین،ایڈہاک لیکچرر سوشیالوجی BS-17،اکتوبر 2011 سے تعینات ہیں۔

8۔سباعزیز ایڈہاک لیکچرر بائیو سٹیٹسٹکس BS-17،اکتوبر 2011 سے تعینات ہیں۔

(ب)ڈاکٹر منزہ صدف اناٹومی، خوش بخت باسط سائیکالوجی،ڈاکٹر محمد عرفان فزیالوجی، ہما امتیاز فزیوتھراپی، ہمیرہ ستار کلینیکل سائیکالوجی، واحدہ انجم سائیکالوجی، عفت شاہین سوشیالوجی، سبا عزیز بائیو سٹیٹسٹکس۔

اس کے علاوہ 50 سے زائد چلڈرن ہسپتال کی فیکلٹی، جن میں پروفیسرز،ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور میڈیکل آفیسر شامل ہیں،وہ بھی مختلف شعبوں میں تعلیم دے رہے ہیں جن میں میڈیسن، سرجری، پیتھالوجی،ریڈیالوجی،ڈینٹل اور ڈویلمینٹل، کمپیوٹر سائنس شامل ہیں۔

مجموعی طور نتائج میں بہتری آئی۔ پچھلے دو سال کے نتائج کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نتائج میں کوئی خاطر خواہ کمی نہیں ہوئی۔

(د) سکول کی کارکردگی و نتائج میں بہتری لانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کی اپنی ٹیچنگ فکلٹی بھرتی کی گئی ہے۔

2۔ اناٹومی میوزیم قائم کیا گیا ہے جس میں مختلف اناٹومی ماڈل موجود ہیں۔

3۔ ڈینٹل لیبارٹری کا قیام زیر عمل آیا۔

4۔ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کی لائبریری کیلئے کتابیں خریدی گئی ہیں۔

5۔ دو عدد نئے ملٹی میڈیا پروجیکٹر خریدے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)

الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال، لاہور کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*1044: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ سکول آف ہیلتھ سائنسز چلڈرن ہسپتال لاہور کو 13۔2012 کے دوران کتنا فنڈ کس کس مد کیلئے فراہم کیا گیا؟

(ب) اس میں سے کتنے فنڈز ملازمین و ڈاکٹرز کی تنخواہوں پر خرچ ہوئے اور کتنے فنڈز طلباء و طالبات کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ ہوئے؟

(ج) طلباء و طالبات کو ادارے کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں، ان سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جب بھی ادارے میں کوئی فنکشن یا پارٹی کی جاتی ہے تو طلباء و طالبات سے فنڈز اکٹھے کئے جاتے ہیں، سکول کے اپنے فنڈز کہاں استعمال ہوتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 13۔2012 کے دوران مذکورہ سکول کو -/1,31.86,000 روپے کا ٹوٹل بجٹ فراہم کیا گیا۔ بجٹ کی مختلف مداعات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے مختص بجٹ میں سے۔/68,00,107روپے ملازمین اور ڈاکٹرز کی تنخواہوں پر خرچ ہوئے اور۔/10,57,432روپے طلباء وطالبات کو دیگر سہولیات فراہم کرنے پر خرچ ہوئے۔

(ج) طلباء طالبات کو مختلف پیرا پروفیشنل بی ایس سی کورسز کیلئے تعلیم مہیا کرنے کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں (تقریری مقابلے، محفل میلاد، فن فیئر کی تقریبات، سالانہ کھیل) پر خرچ کیا گیا۔

(د) ادارے میں منعقد کی جانے والی کسی بھی پارٹی کیلئے طلباء طالبات سے کوئی فنڈز اکٹھے نہیں کئے جاتے اور سکول کے اپنے بجٹ سے ہی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)

ضلع لاہور: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1063: محترمہ زیب النسأ اعوان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ڈرگ انسپکٹر ہیں یہ کس کس گریڈ کے ہیں، یہ لاہور کے کن کن ایریا میں تعینات ہیں، عہدہ، گریڈ وائز تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) مذکورہ اہلکاروں نے سال 13۔2012 کے دوران کن کن میڈیکل سٹوروں اور فارمیسز پر چھاپے کے دوران جعلی اور غیر قانونی ادویات فروخت کرنے پر مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ میڈیکل سٹورز اور فارمیسز کے مالکان کو 13۔2012 کے دوران کتنا جرمانہ کیا گیا اور کن کن مالکان کے جعلی ادویات کے نمونے لیبارٹری کو بھجوائے گئے، لیبارٹری رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 5 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت کل 9 ٹاؤن اور ایک کینٹ ایریا کی اسامی ملاکر ڈرگ انسپکٹرز کی کل 10 اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ان میں سے ایک BS-19، چار BS-18 اور پانچ BS-17 کی ہیں۔ان پر تعینات ملازمین کی ایریا وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈرگز انسپکٹر	گریڈ	ایریا
1	محمد سعید اقبال	BS-19	داتا گنج بخش ٹاؤن، لاہور
2	محمد جمیل	BS-18	گلبرگ ٹاؤن لاہور
3	عمران سرفراز	BS-18	راوی ٹاؤن
4	عامر شہزاد	BS-18	نشتر ٹاؤن لاہور
5	عظیم احمد اقبال	BS-17	علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
6	کمال سکندر	BS-17	عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور
7	رانا محمد شاہد ظفر	BS-17	سمن آباد، ٹاؤن ایریا
8	امامہ حسین	BS-17	کینٹ ایریا لاہور
9	رانا عبدالمتین	BS-17	واہگہ ٹاؤن لاہور 7
10	اعجاز علوی	BS-17	شالامار ٹاؤن، لاہور

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ان ڈرگز انسپکٹرز نے کل 13124 انسپکشن کیں اور 871 فارمیسز / میڈیکل سٹوروں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ کل 2921 ادویات نمونہ جات لیبارٹریز کو برائے تجزیہ بھجوائے گئے جن میں سے 70 نمونہ جات غیر معیاری اور جعلی قرار پائے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکور عرصہ کے دوران جعلی ادویات اور غیر قانونی ادویات فروخت کرنے پر ڈرگ کورٹ لاہور کی جانب سے کل 58 لاکھ 18 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ 17 سال 9 ماہ سزا دی گئی۔ڈرگز

انسپکٹرز نے کل 2921 ادویات کے نمونہ جات برائے تجزیہ لیبارٹریز کو بھیجے جن میں سے 70 نمونہ جات غیر معیاری اور جعلی قرار پائے۔(تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

فیصل آباد: آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1077: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 58 فیصل آباد میں آر ایچ سی کتنے اور کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ہر آر ایچ سی میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے، کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) کن کن آر ایچ سی میں ڈاکٹر کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا ہر آر ایچ سی میں گائنا لوجسٹ (وویمن میڈیکل آفیسر) اور ڈینٹیسٹ کام کر رہے ہیں، جن میں یہ کام نہیں کر رہے، ان کے نام اور ان اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 58 فیصل آباد میں 2 آر ایچ سیز ہیں جن میں سے ایک ماموں کانجن جبکہ دوسرا کنجوانی میں کام کر رہا ہے۔

(ب) آر ایچ سی ماموں کانجن میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 62 ہے۔ جن میں سے 50 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے جبکہ 12 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ RHC کنجوانی میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 53 ہے جن میں سے 43 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے جبکہ 10 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) RHC ماموں کانجن میں لیڈی ڈاکٹر کی سیٹ عرصہ دراز سے خالی پڑی ہے جبکہ ڈینٹل سرجن کی سیٹ 13-2-28 سے خالی ہے۔ RHC کنجوانی میں میڈیکل آفیسر کی سیٹ 13-2-16 اور WMO کی سیٹ عرصہ دراز سے خالی ہے۔

(د)RHCماموں کانجن میں لیڈی ڈاکٹر کی سیٹ عرصہ دراز سے خالی پڑی ہے جبکہ ڈینٹل سرجن کی سیٹ13۔2۔28سے خالی ہے۔اسی طرح RHCکنجوانی میں WMOکی سیٹ عرصہ دراز سے خالی ہے۔اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب PPSCکے ذریعے مستقل بنیادوں پر2000میڈیکل آفیسرز اور400ویمن میڈیکل آفیسرز بھرتی کررہی ہے جیسے ہی کمیشن کی طرف سے سفارشات موصول ہوں گی ان ڈاکٹرز کو خالی اسامیوں پر تعینات کرکے ان اسامیوں کو پُر کردیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب6جنوری2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:ڈی ایچ کیو ہسپتال میں غریب مریضوں کو ادویات فراہم نہ کرنے کی تفصیلات

*1102:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے آر ایچ سیز، ٹی ایچ کیوز، ڈی ایچ کیو اور بی ایچ یوز میں ہر سال مریضوں کو مفت ادویات اور دیگر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے بجٹ مختص کیا جاتا ہے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سالانہ کروڑوں روپے مختص کرنے کے باوجود گزشتہ مالی سال میں ادویات کی خریداری نہیں کی گئی، جس کی وجہ سے مریضوں کو ہسپتال میں مفت ادویات نہیں دی گئیں؟

(ج)کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں غریب مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنا تو دور بلکہ سرنج بھی بازار سے منگوانے کے لئے کہا جاتا ہے؟

(د)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈی ایچ کیو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مفت طبی سہولیات فراہم نہ کرنے پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی5جولائی2013تاریخ ترسیل4ستمبر2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے آر ایچ سیز، ٹی ایچ کیوز، ڈی ایچ کیو اور بی ایچ یوز میں ہر سال مریضوں کو مفت ادویات اور دیگر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کو برائے سال 13-2012 میں ادویات کی خریداری کیلئے 2 کروڑ 30 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔ جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہسپتال میں دستیاب ادویات مریضوں کو مہیا کی جارہی ہیں۔ شعبہ ایمرجنسی، لیبر روم، Dialysis Unit اور خسرہ کے تمام مریضوں کو ادویات مفت فراہم کی گئی ہیں جبکہ باقی داخل مریضوں کو L.P(Day to Day) کے بجٹ، زکوۃ فنڈ، بیت المال سے ادویات جزوی طور پر فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) جی نہیں یہ درست نہ ہے۔ حقائق کے مطابق گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت کے مطابق مفت ادویات کے ساتھ ساتھ ایمرجنسی میں آنے والے مریضوں کو سرجری سمیت دیگر تمام طبی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) چونکہ ادویات و دیگر طبی سہولیات بہم پہنچائی جارہی ہیں۔ لہذا کسی قسم کی کارروائی خارج از مکان ہے۔ پھر بھی اگر کسی قسم کی کوتاہی کی نشاندہی کی جائے تو سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

ہیلتھ انشورنس سکیم کا اجرا و دیگر تفصیلات

*1128: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2008 میں حکومت پنجاب نے ہیلتھ انشورنس سکیم کا اجرا کیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس ضمن میں 2008 سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا موجودہ اعلان کردہ ہیلتھ کارڈ سکیم ہیلتھ انشورنس سکیم کا دوسرا نام یا نعم البدل ہے؟

(د) پنجاب کے کن اضلاع میں ہیلتھ کارڈ سکیم بطور پائلٹ پروجیکٹ شروع کی جارہی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 28 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) حکومت پنجاب نے 2008 میں ہیلتھ انشورنس سکیم کے اجراء میں ایک مستند پروگرام مرتب کیا۔ لیکن اس کو عملی جامہ نہ پہنا سکی۔

(ب) تاہم حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق سکول ہیلتھ انشورنس سکیم کا اجراء کیا گیا تھا، اس ضمن میں ورلڈ بینک، GIZ ماہرین سے مشاورت کا عمل شروع کیا گیا۔ اور اس مشاورت میں اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی، آدم جی انڈسٹری، Alliance EFU کمپنیاں بھی شامل کی گئیں۔ موجودہ مالی سال 14-2013 میں محکمہ صحت حکومت پنجاب نے راجن پور، حافظ آباد، لیہ اور چکوال اضلاع میں ہیلتھ انشورنس سکیم کے اجراء کا پروگرام بنایا ہے۔ اس ضمن میں ابتدائی کام جاری ہے اور مختلف ممالک میں رائج ہیلتھ انشورنس سکیمز جس میں انڈیا Rashtriya Swasthya Bima Yojna(RSBY) اور Janani Suraksha yonja(JSY) ترکی سے یونیورسل ہیلتھ انشورنس (UHI) کا بھی بغور جائزہ لیا جارہا ہے۔

ترکی کی یونیورسل ہیلتھ انشورنس (UHI) کا بغور جائزہ لینے کیلئے ایک کمیٹی جس کے سربراہ خواجہ سلیمان رفیق صاحب Advisor to Chief Minister on Health قائم کی گئی ہے تاکہ وہ ترکی جاکر ہیلتھ انشورنس سکیم کا بغور جائزہ لے سکیں۔

(ج) تفصیل جزو "ب" میں درج ہے۔

(د) موجودہ مالی سال 14-2013 میں محکمہ صحت حکومت پنجاب نے راجن پور، حافظ آباد، لیہ اور چکوال جیسے اضلاع میں ہیلتھ انشورنس سکیم کے اجراء کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)</u>

<u>ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین وڑائچ گوجرانوالہ میں مفت ادویات کی فراہمی و دیگر مسائل</u>

*1131: محترمہ ناہید نعیم: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنا سٹاف تعینات ہے، سکیل وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیااس ہسپتال میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں مریضوں کو مفت ادویات نہیں دی جاتیں اور جو سرکاری ادویات آتی ہیں وہ ہسپتال کا عملہ ہی خورد برد کرلیتا ہے؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں صرف ایک ہی ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے جسے اب ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دے دیا گیاہے۔ جبکہ منڈیالہ وڑائچ ڈی ایچ کیو ہسپتال نہیں بلکہ بی ایچ ہے۔ جہاں پر میڈیکل آفیسر BS-17 سمیت دیگر عملہ تعینات ہے۔ جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یو پر سٹاف کی کمی نہ ہے بلکہ میڈیکل آفیسر سمیت دیگر عملہ تعینات ہے اور مریضوں کو وہ تمام طبی سہولیات جو کہ BHU لیول کے طبی سنٹر پر میسر ہوتی ہیں، احسن طریقے سے فراہم کی جارہی ہیں جن میں Mother & Child' OPD Health Education (EPI) Health Care سکول ہیلتھ سروسز وغیرہ جیسی سہولیات بشمول مفت ادویات کی فراہمی شامل ہیں۔

ج) یہ درست نہ ہے۔ کیونکہ ڈی ایچ کیو / ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں جو سالانہ بجٹ کے مطابق دوائی آتی ہے وہ لوگوں کو آؤٹ ڈور کی شکل میں فری مہیا کی جاتی ہے۔ مزید براں جو دوائیاں آتی ہیں ان پر باقاعدہ سبز رنگ کی مہر Govt. Property, Not for Sale لگی ہوتی ہے۔ جسے نہ تو کوئی مارکیٹ میں سیل کر سکتا ہے اور نہ ہی خورد برد کی جاسکتی ہے۔ مزید براں مستحق مریضوں کو

DHQ/Teaching ہسپتال گوجرانوالہ لوکل پرچیز کے ذریعے یا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور Patient Welfare Society کی مدد سے بھی ادویات فری فراہم کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

جہلم: سول ہسپتال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*1181: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال جہلم کا سال 12-2011 اور 13-2012 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران ایل پی کے لیے کتنی رقم مختص تھی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ایل پی پر خرچ ہوئی؟

(د) ایل پی سے کون کون سی ادویات کس کس کمپنی کی خرید کی گئیں؟

(ہ) یہ ادویات کس کی اجازت سے خرید کی گئیں؟

(و) ایل پی سے ادویات کن کن افراد کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سول ہسپتال جہلم کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	مختص شدہ بجٹ
2011-12	2 کروڑ 20 لاکھ روپے
2012-13	2 کروڑ 44 لاکھ 12 ہزار روپے

(ب) سرکاری قانون کے مطابق 25% لوکل پرچیز ٹوٹل بجٹ سے کی جاتی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران مندرجہ ذیل رقم ایل پی پر خرچ ہوئی:-

مالی سال	خرچ شدہ رقم

2011-12 69لاکھ 71ہزار 4سو 44روپے

2012-13 63لاکھ 76ہزر 9سو 85روپے

(د) ایل پی سے ادویات کسی خاص کمپنی سے نہیں خریدی جاتی بلکہ اس حوالہ مریضوں کو جو ادویات ہسپتال کے ڈاکٹرز تجویز کرتے ہیں اگر وہ ہسپتال میں موجود نہ ہو تو وہ دوائی متعلقہ کنٹریکٹر جس کے ساتھ سالانہ ٹھیکہ ہوا ہوتا ہے، اس سے روزانہ کی بنیاد پر خریدی جاتی ہیں۔ اس میں غیر ملکی ادویات پر 6% جبکہ ملکی ادویات پر 9% رعائیت دی جاتی ہے۔

(ہ) ایل پی کی مد میں ادویات کی خرید کی مجاز اتھارتی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہوتا ہے، لہذا مذکورہ ہسپتال میں بھی تمام ادویات ایم ایس کی اجازت سے خریدی گئیں۔

(و) ایل پی کے ذریعے ادویات پارلیمنٹریز (ممبران قومی وصوبائی اسمبلی)، ان ڈور غریب مریضوں اور آؤٹ ڈور غریب مریضوں کو دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایمرجنسی میں مریضوں کیلئے ضرورت کے مطابق لوکل پرچیز کے ذریعہ ادویات دی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)

جہلم: ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1188: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال جہلم کے زیر انتظام ڈسپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ کن کن جگھوں پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) متذکرہ تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی تعداد کتنی ہے نیز ان کی حاضری و دیگر معاملات کو وقتاً فوقتاً چیک کرنے کیلئے کونسی اتھارٹی نگرانی کرنے پر مامور ہے، آیا ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف سرکاری اوقات کار کے مطابق اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں؟

(ج) ان ڈسپنسریوں میں تعینات Late coming اور دیگر معاملات میں بے ضابطگیوں کی بنا پر کن ڈاکٹرز کے خلاف پچھلے دو سال کے دوران محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے انہیں Suspend کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سول ہسپتال جہلم کے زیر انتظام کوئی بھی سول ڈسپنسری کام نہیں کر رہی۔ تاہم ای ڈی او (صحت) جہلم کے زیر انتظام چلنے والی گورنمنٹ رولر ڈسپنسریوں کی کل تعداد 8 ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

خورد، راٹھیاں، لہری، کداری، بڑا گواہ، سروبہ، پیتھرندی اور عبداللہ پور

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں پر تعینات سٹاف کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ڈسپنسریوں کے عملہ کی استعدادِ کار بڑھانے اور پابندی وقت کو معمول بنانے کیلئے EDO(H)، DO(H)، ڈی ڈی او (صحت)، ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسرز وغیرہ نگرانی کیلئے مامور ہیں جو کہ باقاعدگی سے ان ڈسپنسریوں کے وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ اور دیر سے آنے والے اور دیگر کسی بھی بے ضابطگی میں ملوث پائے جانے والے ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی کرتے رہتے ہیں۔

(ج) پچھلے دو سالوں کے دوران 39 ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 18 کو Censure کیا گیا، 02 کی سالانہ increments روک دی گئیں، 2 کو exonerate کیا گیا، 4 کو جبری ریٹائر کیا گیا۔ 11 کو نوکری سے نکالا گیا، ایک ملازم کو ایک increment روکنے کے بعد بحال کیا گیا اور ایک ملازم کو terminate کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

پنجاب کے دیہی مراکز صحت کو فعال کرنے کی تفصیلات

*1240: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب میں اکثر دیہی مراکز صحت غیر فعال ہیں؟

(ب)ان کے غیر فعال ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیاحکومت مذکورہ دیہی مراکز صحت کو فعال بنانے کیلئے ضروری اقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کیا،اس مقصد کے لئے وقت کا تعین کرنا ممکن ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب میں تمام دیہی مراکز صحت فعال ہیں اور ٹھیک طریقے سے کام کر رہے ہیں اور مریضوں کو ضروری طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت پنجاب میں کوئی بھی BHU غیر فعال نہ ہے۔ بلکہ تمام BHUs کام کر رہے ہیں اور مناسب تعداد میں عملہ اور ادویات موجود ہیں۔

(ج) تمام مراکز صحت فعال ہیں اور ٹھیک طریقے سے کام کر رہے ہیں تاہم حکومت پنجاب محکمہ صحت ان کی کارکردگی کو بڑھانے اور مریضوں کو بروقت طبی سہولیات پہنچانے کیلئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً اقدامات اٹھاتی رہتی ہے۔ اور حال ہی میں PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر میڈیکل آفیسرز کو بھرتی کیا گیا ہے جن کیلئے یہ شرط لازمی ہے کہ وہ تین سال تک بی ایچ یوز پر کام کریں گے۔ مزید یہ کہ ادویات کی بروقت اور مفت فراہمی یقینی بنانے کیلئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں اضافہ وتدارک کی تفصیلات

*1242: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس اے، بی، سی جیسی امراض کے واقعات خصوصاً دیہی علاقوں میں خطرناک حد تک بڑھ رہے ہیں؟

(ب) کیاحکومت کیلئے مناسب نہ ہو گا کہ وہ عمومی طور پر اور بالخصوص دیہی علاقوں میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی غرض سے لوگوں کو آگاہی دینے کیلئے معینہ وقفوں سے عوام آگاہی مہم شروع کرے؟

(ج) کیاحکومت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کر رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) اگرچہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں وقت کے ساتھ ساتھ مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے مگر اس متعدی مرض سے مناسب احتیاط سے بخوبی بچا جا سکتا ہے۔

(ب) اس سلسلے میں نا صرف شہروں میں بلکہ ضلعی سطح پر بھی انفکشن کنٹرول مہم چلائی جارہی ہے۔ البتہ مالی سال 14-2013 میں فنڈز کی نامناسب فراہمی کی وجہ سے یہ آگاہی مہم اثرانداز ہوتی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کی صورت میں اخبارات، ٹی وی، اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعے بھرپور مہم چلائی جا سکتی ہے۔

(ج) حکومت ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت Tertiary Care Hospital اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس سی کے لئے نہ صرف Injection Interferon بلکہ Non Responder کے لیے Peg-Interferon بھی مفت فراہم کئے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سال حکومت ہیپاٹائٹس بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال کا قیام و دیگر تفصیلات

*1256: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کا قیام کب عمل میں آیا اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ج) کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، ان پر کب تک تعیناتیاں کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی 47-1946 میں تعمیر کیا گیا۔ یہ 864 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی مختلف سکیلوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 248 ہے جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی مختلف گریڈز میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 469 ہے۔ سکیل وائز تفصیل Annex-A & B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کل 54 اسامیاں خالی ہیں جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 57 اسامیاں خالی ہیں۔

میڈیکل آفیسرز کی 2000 جبکہ وویمن میڈیکل آفیسرز کی 400 اسامیوں پر بذریعہ PPSC مستقل بنیادوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔ جیسے ہی بھرتی کا عمل مکمل ہو گا، خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز تعینات کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ specialist doctors کو ایڈہاک پر بھرتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کا تعلق ہے تو ان کی بھرتی پر حکومت پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبری SOR-IV(S&GAD)10-5/2013(ban), dated:28-06-13 پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی، ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں شعبہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1257: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں کون کونسے شعبہ جات ہیں؟

(ب) کتنے شعبہ جات میں پروفیسرز نہ ہیں؟

(ج) ہر شعبہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د)اس ہسپتال میں کون کونسے شعبہ جات نہ ہیں، کیا حکومت ان شعبہ جات کا قیام عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں۔

1۔ شعبہ میڈیسن، 2۔ شعبہ سرجری، 3۔ شعبہ گائنی، 4۔ شعبہ امراض چشم، 5۔ شعبہ ناک، کان، گلہ، 6۔ شعبہ نیوروسرجری، 7۔ شعبہ نفرالوجی، 8۔ شعبہ بچگانہ، 9۔ شعبہ آئی سی یو (انتہائی نگہداشت)(بچگانہ)، 10۔ شعبہ سی سی یو (انتہائی نگہداشت)، 11۔ شعبہ اینڈو سکوپی، 12۔ شعبہ معدہ جگر، 13۔ شعبہ (OPD) تمام شعبہ جات، 14۔ شعبہ برن یونٹ، 15۔ شعبہ فارمیسی، 16۔ شعبہ ایکسرے، 17۔ شعبہ الٹراساؤنڈ، 18۔ شعبہ بلڈ نگ، 19۔ شعبہ آپریشن تھیٹر، 20۔ شعبہ لیبارٹری

(ب) مندرجہ ذیل شعبہ جات میں پروفیسرز نہیں ہیں۔

انستھزیا، ریڈیالوجی، نیوروسرجی اور امراض چشم، ان کی تعیناتی مجاز اتھارٹی (گورنمنٹ آف پنجاب) وقتاً فوقتاً کرتی ہے۔

(ج) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی میں یورالوجی، نفسیات اور امراض جلد کے شعبہ جات نہیں ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ آف یورالوجی، راولپنڈی زیر تعمیر ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے موجودہ ترقیاتی پروگرام میں مبلغ 100.00 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس انسٹی ٹیوٹ کی تکمیل کے بعد ہولی فیملی ہسپتال میں ایک الگ شعبہ یورالوجی کی ضرورت نہ ہے۔ موجودہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں ہولی فیملی ہسپتال میں واٹر سپلائی کی پائپ لائن بچھانے کا منصوبہ شامل ہے جس کا

کل تخمینہ 18.600 ملین روپے ہے۔ مندرجہ بالا منصوبوں کی تکمیل کے بعد نفسیات اور امراض جلد کے شعبہ جات کے منصوبہ جات کو زیر غور لایا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

لاہور: ہسپتالوں میں سرکاری ادویات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1312: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2011 تا فروری 2013 تک سروسز ہسپتال، میو ہسپتال، گنگارام، جنرل ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں کتنی لاگت کی سرکاری ادویات فراہم کی گئیں؟

(ب) یہ ادویات کن کن فرموں سے خرید کی گئیں، ان کمپنیوں کے نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ دوائی خریدنے سے پہلے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اگر دیا گیا تھا تو اخبار کا نام اور تاریخ بتائی جائے جن جن فرموں نے ٹینڈوں میں حصہ لیا ان کے نام بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 2011 تا فروری 2013 سروسز ہسپتال لاہور میں مندرجہ ذیل لاگت کی سرکاری ادویات فراہم کی گئیں

1-07-11 to 30-06-2012	Rs. 38, 02, 69,000/-
1-07-2012 to 28-2-2013	Rs. 25, 22, 17,000/-

مذکورہ عرصہ کے دوران میو ہسپتال لاہور میں۔/379184383 روپے کی ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی گئیں۔

مذکورہ عرصہ کے دوران سرگنگارام ہسپتال لاہور میں۔/421581048روپے کی ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی گئیں۔مالی سال12۔2011میںRs.261.045ملین روپے کی جبکہ مالی سال13۔2012کے دوران304.743ملین روپے کی ادویات لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں مریضوں کو مفت فراہم کی گئیں۔

جناح ہسپتال لاہور میں سال12۔2011میں261,282,634روپے جبکہ12۔2011 کے دوران310,603,533روپے13۔2012میں259,997,656روپے کی ادویات مریضوں کو مفت فراہم کرنے کیلئے خریدی گئیں۔

(ب) سروسز ہسپتال نے جن فرموں سے ادویات خرید کیں ان کے ناموں کی فہرست Annex–1ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میو ہسپتال لاہور نے جن فرموں سے ادویات خرید کیں ان کے ناموں کی فہرستAnnex–2ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگنگارام ہسپتال لاہور نے اس عرصہ کے دوران جن فرموں سے ادویات خرید کیں ان کے ناموں کی فہرستAnnex–3ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور نے جن فرموں سے ادویات خرید کیں ان کے ناموں کی فہرست Annex–4ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناح ہسپتال لاہور نے اس عرصہ کے دوران جن فرموں سے ادویات خرید کیں انکی تفصیلAnnex–5ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ادویات خریدنے سے پہلے اخبار میں پنجاب پروکیورمنٹ رولز2009کے مطابق باقاعدہ اخبار اشتہار دیا گیا تھا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور کی طرف سے اخبارات میں دیئے گئے اشتہار کی کاپیاںAnnex–6ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ جبکہ ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کے ناموں کی فہرست Annex–7ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میو ہسپتال لاہور کی طرف سے اخبارات میں دیئے گئے اشتہار کی کاپیاں Annex-8 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ جبکہ ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کے ناموں کی فہرست Annex-9 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سر گنگارام ہسپتال لاہور کی طرف سے اخبارات میں دیئے گئے اشتہار کی تفصیل اور ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کے ناموں کی فہرست Annex-10 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی طرف سے اخبارات میں دیئے گئے اشتہار کی کاپیاں Annex-11 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ جبکہ ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کے ناموں کی فہرست Annex-12 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جناح ہسپتال لاہور کی طرف سے اخبارات میں دیئے گئے اشتہار کی کاپیاں Annex-13 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ جبکہ ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں کے ناموں کی فہرست Annex-14 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

نوٹ: گلاب دیوی ہسپتال ایک وقف ہسپتال ہے جو کہ محکمہ صحت کے ماتحت کام نہیں کرتا اور نہ ہی

محکمہ صحت کیطرف سے گلاب دیوی ہسپتال میں سرکاری ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)</u>

<u>نارنگ منڈی لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی و دیگر سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات</u>

*1337: <u>جناب ظہیر الدین خان علیزئی:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار روزنامہ نوائے واقت کی خبر مورخہ 13-7-12 کے مطابق نارنگ منڈی کا واحد سرکاری ہسپتال مسائل کا گڑھ بن چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کو چیک کرنے کے لئے عرصہ دراز سے ڈاکٹر نہ ہے، یہاں تک کہ زچہ بچہ کے لئے گزشتہ دس سال سے لیڈی ڈاکٹر نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کو ادویات تو کیا سرنج تک بازار سے خریدنی پڑتی ہے؟
(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کی میسنگ فیسلٹیز کو فوری پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ بلکہ مذکورہ ہسپتال کے آؤٹ ڈور میں روزانہ 250 کے قریب مریض علاج معالجہ کیلئے آتے ہیں۔ اس ہسپتال میں ایمرجنسی سمیت، ایکسرے، لیبارٹری ٹیسٹ جیسی سہولیات مریضوں کو بہم پہنچائی جارہی ہیں۔
(ب) یہ درست نہ ہے۔ اس وقت ڈاکٹر ناصر مہدی بطور سینئر میڈیکل آفیسر مذکورہ ہسپتال میں کام کر رہا ہے۔ البتہ لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہے تاہم سٹاف نرسز، اور لیڈی وزیٹرز تعینات ہیں جو کہ زچہ بچہ کو ضروری طبی سہولیات مہیا کر رہی ہیں۔
(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ ہسپتال کے مین سٹور، ایمرجنسی، ڈسپنسری اور لیبارٹری میں مکمل طور پر سرنجیں موجود ہیں اور مریضوں کو فراہم کیجارہی ہیں۔ تاہم بعض مریضوں کی خواہش پر ان کو بازار کی دوائی لکھ دی جاتی ہے۔
(د) مذکورہ ہسپتال میں تمام بنیادی طبی سہولیات میسر ہیں اور حکومت اپنے دستیاب وسائل میں رہتے ہوئے ہر قسم کی کمی کو پورا کر رہی ہے۔ جہاں تک لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں 800 لیڈی ڈاکٹرز کو بذریعہ PPSC مستقل بنیادوں پر بھرتی کیا ہے جس کی سفارشات محکمہ صحت کو موصول ہو گئی ہیں اور جلد ہی ان کی تقرری عمل میں آجائے گی جس سے لیڈی ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں بہت حد تک پورے پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں پُر ہو جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

ڈسٹرکٹ ہسپتال میانوالی کا قیام و دیگر مسائل کی تفصیلات

*1348: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال میانوالی کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کونسے کتنے شعبہ جات ہیں؟

(ج) ان شعبہ جات میں کتنے کتنے ڈاکٹرز ہیں اور کتنے شعبے ایسے ہیں، جو عرصہ دراز سے ڈاکٹرز سے محروم ہیں اور کیوں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات کی اشد ضرورت ہے اور وہ کب تک بنا دیئے جائیں گے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ میانوالی کے اس بڑے ہسپتال میں غریب مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی قطعاً نہیں کی جاتی، جن کے باعث غریب مریضوں کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(و) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں کم از کم غریب مریضوں کو ادویات کی مفت فراہمی کے لئے بجٹ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) 14 اپریل 1955ء کو قیام عمل میں آیا۔

(ب) DHQ ہسپتال میانوالی میں میڈیسن، سرجری، گائنی آپتھالمالوجی، انستھیزیالوجی، چیسٹ، یورالوجی، ڈرماٹالوجی، سائیکاٹری، ای این ٹی، آرتھوپیڈک، کارڈیالوجی کے علاوہ خصوصی شعبہ جات ڈائیلاسز لیبارٹری، ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی پیتھک، طبی ڈسپنسری، بلڈ بنک کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

(ج) DHQ ہسپتال میانوالی میں سپیشلسٹ / کنسلٹنٹ ڈاکٹرز کی 18 نشستیں ہیں جن میں سے صرف ماہر بے ہوشی کی دو سپیشلسٹ کی ایک اسامی خالی ہے۔

(د) شعبہ رڈیالوجی اور ڈائیگناسٹک لیبارٹری میں مزید سہولیات کیلئے خادم اعلیٰ پنجاب کی طرف سے ایک میگا پراجیکٹ اپ DHQ ہسپتال میانوالی خصوصی سہولیات شعبہ آرتھوپیڈک بیڈ۔ انٹینوکیئر یونٹ، برن یونٹ، ریڈیالوجی اور ڈائیگناسٹگ لیب سہولیات کے لیئے حکومت ایک میگا پروجیکٹ بنا رہی ہے جو کہ 14-2013 میں عوام کے لیئے کھول دیا جائے گا۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں ایمرجنسی ادویات تمام مریضوں کیلئے 100 فیصد دستیاب ہیں اور باقی شعبہ جات میں تقریباً 40 فیصد ادویات ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کردہ بجٹ میں دی جارہی ہیں۔

(و) اس مالی سال میں 14-2013 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ادویات کی مد میں ہسپتال کا بجٹ

دوگنا کردیا ہے جس سے غریب مریضوں کو شعبہ بیرونی مریضاں اور شعبہ اندرونی مریضاں میں تقریباً

80 فیصد تک ادویات کی دستیابی کیلئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی Purchase کمیٹی نے ہنگامی طور

خریداری مکمل کرنے کیلئے کام کررہی ہے اور انشاء اللہ جلد غریب مریضوں کیلئے ادویات دستیاب

ہوسکیں گی اور ایمرجنسی میں 100 فیصد ادویات دی جارہی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 دسمبر 2013)</u>

<u>ملتان: انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں نیا ایمرجنسی یونٹ تعمیر کرنے کی تفصیلات</u>

*1361: <u>محترمہ فائزہ احمد ملک:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 12-2011 میں چودھری پرویز الہیٰ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں ایک نیا ایمرجنسی یونٹ بنانے کے لئے پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ایمرجنسی یونٹ کے قیام کے لئے 24 کنال زمین بھی ایکوائر کرلی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 14-2013 میں اس یونٹ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہ کی گئی ہے بلکہ اس کی تعمیر کے لئے ایکوائر کردہ 24 کنال اراضی بھی شیش محل نامی کلب کو الاٹ کر دی گئی ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس ایمر جنسی یونٹ کے لئے مالی سال 14-2013 میں رقم مختص کرنے اور ایکوائر کردہ اراضی اس مقصد کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) نئے ایمر جنسی یونٹ کی تعمیر 09-2008 میں شروع کی گئی یہ یونٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس یونٹ کی تکمیل کیلئے تعمیراتی پروگرام میں 43.986 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ 24 کنال زمین ہسپتال کی توسیع کیلئے ایکوائر کی گئی تھی۔

(ج) ہسپتال کی توسیع کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اس کی منظوری کے بعد رقوم مختص کی جائیں گی۔ تاہم حکومت کی ترجیح اس انسٹیٹیوٹ کے پہلے سے جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کرنا ہے۔ جاری شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے مالی سال 14-2013 میں 63.966 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ توسیع منصوبہ کیلئے حاصل کردہ اراضی شیش محل کلب کے نام کر دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جزو "ج" میں درج ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)</u>

<u>ملتان: نشتر ہسپتال میں سی ٹی سکین مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*1362: <u>محترمہ فائزہ احمد ملک</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سی ٹی سکین مشینیں کتنی ہیں، یہ کب کتنی لاگت سے کن کن آفیسرز کی نگرانی میں خرید کی گئی تھیں؟

(ب)ان کی مرمت پر سال 12-2011اور 13-2012کے دوران کتنی رقم سال وائز خرچ کی گئی؟

(ج)ان مشینوں کو چلانے کے لئے متعین عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د)اس وقت کون کون سی مشین کب سے خراب پڑی ہے؟

(ہ)ان مشینوں کی کب تک متعلقہ کمپنی / ادارہ مرمت کا ذمہ دار تھا؟

(و)کیا حکومت خراب پڑی مشینیں جلد از جلد مرمت کروانے اور چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں سٹی سکین کی ایک مشین ہے۔ جو کہ 2006ء میں USD-739500.00 میں پرچیز آفیسرز کمیٹی کی زیر نگرانی خریدی گئی تھی۔

(ب) اس کی مرمت پر 12-2011میں USD-52500.00اور 13-2012میں USD-35000.00دسمبر 2012تک خرچ کئے گئے۔

(ج) ان مشینوں کو چلانے کیلئے متعین عملے کے نام اور عہدہ درج ذیل ہے۔

i)	محمد اسلم	ریڈیو گرافر	(BS-09)
ii)	ڈیوڈ اختر	ریڈیو گرافر	(BS-09)
iii)	عبدالقادر علوی	ایکسرے اسسٹنٹ	(BS-09)
iv)	بلال احمد	ایکسرے لیبارٹری اسسٹنٹ	(BS-09)

(د) کوئی نہیں۔ ایک ہی CT سکین مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(ہ) سٹی سکین مشین کی دیکھ بھال کیلئے M/S Medequips Lahore اکتوبر 2014تک مرمت کی ذمہ دار ہے۔

(و) مذکورہ ہسپتال میں سٹی سکین کی کوئی بھی مشین خراب نہ ہے۔ایک مشین ہے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)

ضلع فیصل آباد: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1370: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں؟

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ڈرگ انسپکٹر نے یکم جنوری 2011 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے؟

(د) کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کتنے میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنوں کو سیل کیا گیا؟

(و) کتنے میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد محکمہ صحت میں ایک ڈرگ انسپکٹر تعینات ہے۔

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) اس ڈرگ انسپکٹر نے یکم جنوری 2011 سے آج تک 674 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے۔

(د) 97 میڈیکل سٹورز کے خلاف مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر کارروائی کی گئی:۔ بغیر ڈرگ سیل لائسنس، بغیر بل وارنٹی، ان رجسٹرڈ ادویات، ایکسپائرڈ ادویات، مس برانڈز، بغیر سیل پرچیز ریکارڈ، الیگل

(ہ)43 میڈیکل سٹورز کو 5,96,000 جرمانہ کیا گیا اور 61 میڈیکل سٹورز سیل کئے گئے۔
(و) کسی میڈیکل سٹورز کا لائسنس منسوخ نہ کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب کو فنڈز کی فراہمی و اخراجات کی تفصیلات

*1406: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کس کس مد کیلئے کتنا کتنا فنڈز فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ب) ان فنڈز سے ادارہ کیلئے کون کونسی مشینری طبی آلات، اے سی، فرنیچر خرید اگیا سال وائز آئٹم وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ج) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئے؟
(د) ڈائریکٹر اور دیگر ملازمین نے ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کتنی کتنی رقم وصول کی، ان کے نام

وعہدہ گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ہ) کتنے فنڈز یوٹیلٹی بلز، گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ادارہ کو گذشتہ پانچ سال کے دوران فراہم کئے گئے فنڈ کی مد وائز تفصیل درج ذیل

ہے:۔

مالیاتی سال	ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز
2008-09	16,987,000/- روپے	88,843,000/- روپے
2009-10	کوئی فنڈ جاری نہیں ہوا	135,766,000/- روپے

2010-11	کوئی فنڈز جاری نہیں ہوا	213,152,000/- روپے
2011-12	86,722,000/- روپے	251,451,000/- روپے
2012-13	100,000,000/- روپے	197,692,000/- روپے

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) مذکورہ ادارہ میں اس عرصہ کے دوران خرید کی گئی مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2008-09 فوٹوسٹیٹ ایک عدد، کیمیسٹری انالائزر ایک عدد، لیبارٹری سینٹفیوج مشین 8 عدد، لائٹ ڈیوٹی لیزر پرنٹر 9 عدد، یو پی ایس 11 عدد، آفس ٹیبل 12 عدد، آفس چیئر 36 عدد، سٹول 18 عدد، ایگزامینیشن کاؤچ 24 عدد، لائبریری فائل کیبنٹ 6 عدد، تھری سیٹر بینچ 33 عدد۔ ان تمام پر کل 1 کروڑ 16 لاکھ 59 ہزار 2 سو 71 روپے خرچ ہوئے۔

2011-12 کے دوران بلڈ سیل سپریٹر مشین برائے ڈینگی بخار مریض 18 عدد، پلازمہ فریزر 18 عدد، ٹیوب سلیر 18 عدد، جنریٹر 60KV ایک عدد۔ ان تمام کی خرید پر کل 10 کروڑ 53 لاکھ 73 ہزار 5 سو 45 روپے خرچ ہوئے۔

2009-10 اور 2010-11 کے دوران کوئی فنڈز جاری نہیں ہوئے جبکہ 2012-13 کے دوران کوئی خریداری نہیں کی گئی۔

(ج) ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالیاتی سال	ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز
2008-09	کوئی فنڈز ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ نہ ہوا	40,843,758/- روپے
2009-10	جاری نہ ہوا	38,996,711/- روپے
2010-11	کوئی فنڈ جاری نہ ہوا	57,580,414/- روپے
2011-12	806,610/- روپے تنخواہوں/ٹی اے ڈی اے پر۔	72,208,372/- روپے
2012-12	6,677,759/- روپے تنخواہوں/ٹی اے ڈی اے پر۔	90,733,393/- روپے

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) ڈائریکٹر اور دیگر ملازمین کو ٹی اے / ڈی اے کی مد میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالیاتی سال	رقم کی تفصیل
2008-09	-/89,689روپے
2009-10	-/77,815روپے
2010-11	-/22,817روپے
2011-12	-/19,615روپے
2012-13	-/83,700روپے

(ہ) یوٹیلیٹی بلز، گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالیاتی سال	رقم کی تفصیل
2008-09	-/969,826روپے
2009-10	-/719,102روپے
2010-11	-/963,830روپے
2011-12	-/1,293,630روپے
2012-13	-/1,129,749روپے

(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)

لاہور: ڈائریکٹر ادارہ انتقال خون پنجاب کی تعیناتی و کارکردگی کی تفصیلات

*1408: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موجودہ ڈائریکٹر، ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور میں کب سے تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ڈائریکٹر عرصہ پانچ سال سے زائد اسی اسامی پر تعینات ہیں کیا یہ قواعد و ضوابط کے برعکس نہ ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت ان کو فوری ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج)ڈائریکٹرادارہ انتقال خون پنجاب نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے ڈاکٹرز کے خلاف بے قاعدگیوں کی بناء پرانکوائریاں کیں ان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں،ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹر کی تعیناتی کے دوران ادارے کے ڈاکٹرز کرپشن اور بے قاعدگیوں میں ملوث پائے گئے، لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی،ایساکیوں کیا گیا،آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پروفیسر ڈاکٹر محفوظ الرحمان ڈائریکٹرادارہ انتقال خون پنجاب لاہور میں 30-11-2010 سے تعینات ہیں اس سے قبل ان کے پاس اس عہدہ کا اضافی چارج (ایڈیشنل چارج) مورخہ 13 دسمبر 2008 سے تھا جبکہ وہ باقاعدہ طور پر بحیثیت پروفیسر پیتھالوجی PGMI میں کام کررہے تھے۔

(ب) پروفیسر ڈاکٹر محفوظ الرحمان ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور میں بطور ڈائریکٹر 30-11-2010 سے تعینات ہیں۔

(ج) ادارہ ہذامیں پروفیسر ڈاکٹر محفوظ الرحمان ڈائریکٹرادارہ انتقال خون پنجاب کی تعیناتی کے دوران کسی ڈاکٹر پر بے قاعدگیوں کاالزام نہ ہے اور کسی بھی الزام کی صورت میں سیکرٹری ہیلتھ کارروائی کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) مذکورہ ڈائریکٹر کی تعیناتی کے دوران کسی بھی ڈاکٹر پر کرپشن اور بے قاعدگیوں کاالزام نہ ہے اور کسی بھی الزام کی صورت میں سیکرٹری ہیلتھ کارروائی کرنے کے مجاز ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 دسمبر 2013)</u>

<u>لاہور: گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مریضوں کو خون فراہم کرنے کی تفصیلات</u>

*1413: <u>جناب آصف محمود</u>: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے مریضوں کو خون فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب)اس عرصہ کے دوران Blood collection کرنے کے انچارج کون کون سے ڈاکٹرز تعینات رہے؟

(ج)کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹرز کی تعیناتی کے دوران Blood collection میں بتدریج کمی واقع ہوئی، اس کی وجوہات ہر Blood collection کی سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د)مذکورہ ادارہ میں کتنے ایسے ڈاکٹرز ہیں جو عرصہ دس سال سے اسی ادارہ میں کام کر رہے ہیں ان ڈاکٹرز کو تعینات کرنے والی اتھارٹی کے نام و عہدہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ)کیا قواعد کے مطابق کوئی ڈاکٹر ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے، اگر نہیں تو حکومت ان کو فوری یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)ادارہ انتقال خون پنجاب کے زیر انتظام مریضوں کو فراہم کردہ خون کے مجموعی بیگز کی سالانہ تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

1	2008	445692 بلڈ بیگز
2	2009	512613 بلڈ بیگز
3	2010	733001 بلڈ بیگز
4	2011	671700 بلڈ بیگز
5	2012	693597 بلڈ بیگز

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران انچارج تعینات رہنے والے افراد کی تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ 2008اور2012کے درمیان ادارہ کی طرف سے مریضوں کو فراہم کردہ خون کی مجموعی تعداد میں 50% سے زیادہ اضافہ ہو چکا ہے اور ہر سال ادارہ انتقال خون پنجاب کے زیر انتظام مریضوں کو فراہم کردہ خون کے مجموعی بیگز کی سالانہ تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور کسی بھی سال اس میں کمی نہیں ہوئی۔2010کی غیر معمولی تعداد اس سال ڈینگی بخار کی وبا اور امن وامان کی انتہائی ابتر صورت حال کی وجہ سے ہے کیونکہ اس سال ڈینگی بخار کے مریضوں کے علاوہ بم دھماکوں میں سینکڑوں زخمی افراد کو ادارہ ہذا کی طرف سے خون فراہم کیا گیا۔

(د) دس سال سے زائد عرصہ سے تعینات ڈاکٹرز کی تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان کی تعیناتی کا اختیار سیکرٹری صحت کے پاس ہے۔

(ہ) عرصہ زائد سے تعینات ملازمین کو ٹرانسفر کرنے کا اختیار سیکرٹری صحت کے پاس ہے۔تاہم بہترین کارکردگی کی بنیاد پر عوام کے بہتر مفاد کیلئے تین سال سے زائد عرصہ تک بھی خدمات سرانجام دینے کی پالیسی پر عمل کیا جاتا ہے، لیکن کسی قسم کی کوتاہی کے مرتکب ہونے والے ملازم کو نہ صرف ٹرانسفر کیا جاتا ہے بلکہ قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8فروری2014)

ادارہ انتقال خون پنجاب میں ڈاکٹرز کا عرصہ تعیناتی و کارکردگی اور دیگر تفصیلات

*1414: جناب آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب میں کون کون سے ڈاکٹرز اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران ہیڈ آفس میں کن کن پوسٹوں پر تعینات رہے، ان کو ان پوسٹوں پر تعینات کرنے والی اتھارٹی کون ہے؟

(ب) مذکورہ ادارے میں کون کونسی کمیٹیاں بنائی گئیں ہیں، ان کمیٹیوں کے ممبران کون کونسے ڈاکٹرز کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ج) پرچیز کمیٹی کے کون کونسے ڈاکٹرز ممبران ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

(د)اس کیمٹی کے ممبران نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ادارے کے لئے کون کونسی مشینری ودیگر ایشاء کی خرید کیں اور اشیاء خریدنے کی منظوری کس فائنل اتھارٹی نے دی اس کا نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ہ)ان اشیاء کے خریدنے پر کتنے کتنے اخراجات آئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(و)مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ادارہ انتقال خون پنجاب کا آڈٹ ہوا تو اس کی سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)ادارہ انتقالِ خون پنجاب کے ہیڈ آفس میں تعینات ڈاکٹرز مندرجہ ذیل پوسٹوں پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر ظفر اقبال، ایڈیشنل ڈائریکٹر	6 اپریل 2011 سے تاحال
ڈاکٹر محمد اطہر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر	2 اکتوبر 2010 سے تاحال
ڈاکٹر عبدالماجد، لیکچرار / ڈیمونسٹریٹر	27 فروری 2007 سے تاحال
ڈاکٹر عارف تبسم، لیکچرار / ڈیمونسٹریٹر	25 فروری 2007 سے تاحال
ڈاکٹر گلناز اختر، لیکچرار / ڈیمونسٹریٹر	28 ستمبر 2010 سے تاحال
ڈاکٹر مسرت داد، بلڈ ٹرانسفیوژن آفیسر،	6 نومبر 2007 سے تاحال

مذکورہ ادارے میں ڈاکٹرز کی تعیناتی سیکرٹری، محکمہ صحت پنجاب کرتے ہیں۔

(ب) مذکورہ ادارہ کو بہترین طریقے سے چلانے اور شفاف طریقہ سے مشینری وادویات ودیگر اشیائے ضروریہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل کمیٹیاں سال 14-2013 کے لئے بنائی گئی ہیں۔

(i)پرچیز کمیٹی (ii)ریٹ ویریفکیشن کمیٹی (iii)کوالٹی / کوانٹٹی / سپیسیفیکشن / چیکنگ کمیٹی نوٹیفکیشن / آرڈرز کی کاپیاں بالترتیب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ہر سال نئی پرچیز کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔مالی سال 14-2013 کے لئے تشکیل دی گئی پرچیز کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

I) ڈاکٹر محفوظ الرحمن ڈائریکٹر BS-20، IBTS Punjab لاہور چیئرمین

ii) ڈاکٹر ظفر اقبال ایڈیشنل ڈائریکٹر BS-19، IBTS Punjab لاہور ممبر

iii) ڈاکٹر محمد اطہر اسسٹنٹ ڈائریکٹر BS-18، IBTS Punjab لاہور ممبر

iv) ڈاکٹر محمد عبدالماجد لیکچرار / ڈیمونسٹریٹر BS-19، IBTS Punjab لاہور ممبر

v) ڈاکٹر عارف تبسم، لیکچرار / ڈیمونسٹریٹر BS-19، IBTS Punjab لاہور ممبر

(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ 10-2009، 11-2010 اور 13-2012 میں کوئی بھی خریداری نہیں ہوئی تاہم 09-2008 اور 12-2011 میں چند اشیاء خریدی گیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کی خرید کی منظوری سیکرٹری صحت نے دی اور خریداری اوپن ٹینڈر کی صورت میں کی گئی تھی۔

(ہ) گذشتہ پانچ سال کے دوران خریدی گئی اشیاء اور ان پر خرچ ہونے والی رقم کی سال وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ ادارہ کا آڈٹ 30 جون 2013 تک مکمل ہو چکا ہے۔مالی سال 13-2012 کے آڈٹ کی ابھی تک Observations موصول نہیں ہوئیں تاہم بقایا سالوں کے آڈٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)</u>

<u>گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بھرتیوں کی تفصیلات</u>

*1436: <u>محترمہ ناہید نعیم</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2009 سے آج تک ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں جتنے افراد بھرتی کئے گئے ان کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ، گریڈ اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب)اگران تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیاگیاہے تو میرٹ کا طریق کار نیز میرٹ بنانے والے افسران کانام، عہدہ اور گریڈ بیان فرمائیں؟

(ج)ان میں سے جتنے افراد کو مخصوص کوٹہ جات کے تحت بھرتی کیاگیاان کے نام، پتہ اور جس جس کوٹہ کے تحت بھرتی ہوئی، اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(د)جتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیاگیاہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 2009 سے آج تک ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں جو تقرریاں ہوئی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اوپن میرٹ پر بھرتی کیلئے مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا گیا۔

1۔ درخواستیں EDO (ہیلتھ) گوجرانوالہ کے دفتر میں طلب کی گئیں وہاں ہی ان کا انٹرویو اور میرٹ لسٹ تیار کی گئی۔ EDO (ہیلتھ) کی ہدایت کے مطابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے تقرری آرڈر جاری کئے۔ نام آفیسر ڈاکٹر نثار احمد چیمہ، EDO (ہیلتھ) گوجرانوالہ گریڈ 20

(ج) کسی ملازم کو سال 2009 سے آج تک کسی بھی مخصوص کوٹہ جات میں بھرتی نہ کیا گیاہے۔

(د) کسی بھی ملازم کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیاہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

ضلع سیالکوٹ: منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*1442: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ہیلتھ سنٹرز مترانوالی وستراہ پی پی 130 تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں منظور شدہ اسامیاں، عہدہ، گریڈ وائز بتائیں؟

(ب)ان سنٹرز میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج)ان سنٹرز میں کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹ کرنے والی مشینری نہ ہے ؟

(د)ان سنٹرز کی میسنگ فیسلٹیز کون کون سی ہیں ؟

(ہ) کیاحکومت ان سنٹرز کے تمام مسائل کب تک حل کر دے گی ؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مترانوالی میں ایک بی ایچ یو جبکہ ستراہ میں آر ایچ سی کام کر رہا ہے۔ BHU مترانوالی میں میڈیکل آفیسر سمیت کل 12 اسامیاں مختلف گریڈز کی منظور شدہ ہیں۔ جن میں سے میڈیکل آفیسر سمیت دیگر تمام اسامیاں پُر ہیں۔ جن کی گریڈ وائز تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

RHC ستره میں ڈاکٹرز سمیت کل 44 اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ پُر شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) BHU مترانوالی میں صرف MO کی ایک اسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام اسامیاں پُر شدہ ہیں جبکہ RHC مترہ میں SMO کی ایک اسامی سمیت چارج نرس کی 02 اسامیاں جبکہ ڈینٹل ٹیکنشین اور اینستھیسا ٹیکنشن کی ایک ایک اسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام اسامیاں پُر ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر BHU میں صرف Delivery Kit ہوتی ہے جو کہ مذکورہ بی ایچ یو پر بھی موجود ہے اسی طرح RHC ستراہ میں بھی تمام ضروری طبی مشینری موجود ہے۔

(د) ان سنٹرز میں تمام ضروری طبی Facilities دستیاب ہیں۔

(ہ) تمام ضروری طبی آلات و سہولیات ان سنٹرز پر موجود ہیں۔ چند خالی اسامیوں کو حکومت کیطرف سے نئی تقرریوں پر سے پابندی اٹھتے ہی پُر کر دیا جائے گا، جبکہ یہاں پر تعینات عملہ بہتر انداز میں علاقے کے مکینوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)

لاہور: سرگنگارام ہسپتال کی ایمرجنسی، گائنی وارڈ اور لیبر رومز کی تعداد میں اضافہ و توسیع کی تفصیلات

*1450: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگنگارام ہسپتال لاہور کی گائنی ایمرجنسی میں روزانہ کتنے نارمل اور کتنے آپریشن کے کیسز کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال کی گائنی ایمرجنسی ڈاکٹروں کی کمی یا نہ ہونے کے باعث ایک ایک بیڈ پر دو دو تین تین مریض لاوارث پڑی رہتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گائنی ایمرجنسی کے Induction room میں خواتین مریضوں کو کم از کم 30،35 یا 40 گھنٹے رکھنے کے بعد لیبر روم میں شفٹ کیا جاتا ہے جبکہ خواتین کی حالت اتنی خراب ہو جاتی ہے کہ بعض خواتین لیبر روم یا آپریشن تھیٹر جانے سے پہلے ہی بچے کو جنم دے دیتی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خواتین مریضوں کو جب وارڈز میں شفٹ کیا جاتا ہے تو وہاں بھی ایک ایک بیڈ پر دو دو یا تین تین مریضوں کو رکھا جاتا ہے اور اسی بیڈ پر ان کے بچوں کو بھی رکھا جاتا ہے؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گنگارام ہسپتال کی گائنی ایمرجنسی اور گائنی وارڈوں لیبر روم میں بیڈز کی تعداد میں اضافہ و توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سرگنگارام ہسپتال لاہور کی گائنی ایمرجنسی میں روزانہ 70 سے 80 آپریشن کئے جاتے ہیں جن میں سے 30 سے 40 کیسز نارمل اور بقیہ آپریشن کے ذریعے کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ بیڈ پر دو دو تین تین مریضوں کا ہونا مریضوں کے رش کی وجہ سے ہوتا ہے جن کو ڈاکٹرز علاج و معالجہ کی مناسب سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ Induction Room میں خواتین مریضوں کو 30،35 یا 40 گھنٹے رکھنے کے بعد لیبر روم میں شفٹ کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بچے کی ڈلیوری کی پروگریس Induction Room میں ہی پتہ چلتی ہے اور بچے کی پیدائش لیبر روم یا آپریشن تھیٹر میں کرنے کا فیصلہ وہیں کیا جاتا ہے اور یہ تاثر غلط ہے کہ خواتین مریض آپریشن تھیٹر یا لیبر روم میں جانے سے پہلے بچے کو جنم دے دیتی ہیں۔

(د) خواتین مریضوں کو جب وارڈ میں شفٹ کیا جاتا ہے تو مریضوں کے رش کی وجہ سے عارضی طور پر ایک بیڈ پر دو مریضوں کو رکھا جاتا ہے جو کہ بیڈ کے خالی ہوتے ہی انہیں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

سر گنگا رام ہسپتال لاہور کا گائنی اور لیبر روم ڈیپارٹمنٹ پاکستان کا مصروف ترین ڈیپارٹمنٹ ہے اور لامحالہ یہاں پر کسی کو داخلے کے لئے انکار نہیں کیا جاتا ہے۔

(ہ) سر گنگا رام ہسپتال لاہور کی گائنی اوبی ڈیپارٹمنٹ میں پہلے سے ایک یونٹ کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور اب چار یونٹ اس وقت کام کر رہے ہیں جبکہ 28 بیڈز پر مشتمل ایک نیا بلاک کام کرنا شروع کر دیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

لاہور: محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ میں زیر التوا کیسز و دیگر تفصیلات

*1470: جناب جاوید اختر : کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ پنجاب محکمہ صحت میں کون کون سے سپرنٹنڈنٹ، سیکشن آفیسر اور ڈپٹی سیکرٹری پوسٹنگ ٹرانسفر اور ملازمین کے خلاف شکایات کی انکوائریوں کو ڈیل کرتے ہیں ان کے نام، عہدہ و شعبہ کے نام سے آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت ان آفیسرز کے پاس کتنے پوسٹنگ ٹرانسفر کے کیسز کب سے زیر التواء ہیں اور ان کو زیر التوا رکھنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج)اس وقت ان آفیسرز کے پاس کتنے کیسز انکوائریوں کے زیر التواء ہیں اور یہ کب سے زیر التوائہیں-تاریخ وسال سے آگاہ کریں اور ان کو کب تک نمٹادیا جائے گا؟

(د) کیا موجودہ سیکرٹری صحت ایسی ہدایات جاری کرنے کاارادہ رکھتے ہیں کہ جو افیسران واہلکاران پوسٹنگ ٹرانسفر اور انکوائریوں کو ڈیل کرتے ہیں وہ تمام کیسز فوری اور بروقت نمٹائیں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 20 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

الف) محکمہ صحت پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور میں 4 ڈپٹی سیکرٹری اور 12 سیکشن آفیسرز ٹرانسفر ،پوسٹنگ اور ملازمین کے خلاف شکایات کی انکوائری ڈیل کرتے ہیں، جن کے نام، عہدہ اور شعبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ڈاکٹر شعیب انور، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، عدنان ظفر، ڈپٹی سیکرٹری (Estt-I)، سیدہ ملائکہ، ڈپٹی سیکرٹری (Estt-II) اور راجہ منصور انور احمد ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن) مذکورہ ڈپٹی سیکرٹریز کے ماتحت کام کرنے والے سیکشن آفیسرز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت پنجاب میں پوسٹنگ ٹرانسفر پر مکمل پابندی ہے، اور کسی بھی ڈاکٹر یا پیرا میڈیکل سٹاف کی کوئی بھی ٹرانسفر پوسٹنگ نہ ہو رہی ہے۔

(ج) محکمہ صحت میں اس وقت کل 759 انکوائری کیسز پر کارروائی جاری ہے۔ سال وائز تاریخ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ صحت ان انکوائری کیسوں کو جلد از جلد نمٹانے کیلئے کوشاں ہے۔

(د) پوسٹنگ ٹرانسفر کے کیسوں پر بروقت کارروائی کرکے فیصلے صادر کئے جاتے ہیں، بہر حال دورانِ آفات جیسا کہ سیلاب، زلزلہ، وبائی امراض وغیرہ اور الیکشن کے دوران ہر طرح کی ٹرانسفر پوسٹنگ پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے۔ لہذا اس دوران کیسز التواء کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک انکوائری کیسز کا تعلق ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ان کو جلد از جلد نمٹانے کیلئے کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم اس میں تمام مراحل جیسا کہ شوکاز نوٹس جاری کرنا، انکوائری آفیسر کی تقرری اور

شخصی شنوائی وغیرہ جیسے مراحل شامل ہوتے ہیں جس وجہ سے انکوائری کیسز نمٹانے میں تاخیر ہو جاتی ہے تاہم محکمہ صحت ان کیسز کو جلد از جلد نمٹانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 فروری 2014)

صوبہ کے ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو میں برن یونٹ کے قیام کا معاملہ

*1492: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آگ اور تیزاب سے جھلسنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن تحصیل وضلعی سطح پر ان افراد کا بروقت علاج کرنے کے لئے تمام ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں مطلوبہ سہولت موجود نہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں برن یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آگ اور تیزاب سے جھلسنے والوں کی تعداد میں گزشتہ کچھ عرصہ سے اضافہ ہوا ہے۔ آگ سے متاثرہ مریضوں کیلئے THQ اور DHQ ہسپتالوں میں علیحدہ وارڈز تو موجود نہیں تاہم ان مریضوں کے علاج کیلئے جنرل سرجری وارڈز میں خاطر خواہ سہولیات فراہم کر دی ہوئی ہیں۔ چونکہ جھلسے ہوئے مریضوں کیلئے علاج معالجہ کے لئے اعلیٰ تربیت یافتہ عملہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے تدریسی ہسپتالوں میں جھلسے ہوئے مریضوں کیلئے خصوصی وارڈز اور تربیت یافتہ عملہ مہیا کیا گیا ہے اور جہاں THQs اور DHQs ہسپتالوں کے مریض ریفر کئے جاتے ہیں اور ان کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) حکومت جلے ہوئے مریضوں کو بروقت طبی سہولیات فراہم کرنے میں ہر وقت کوشاں ہے اور اس کے لئے عملی اقدامات بھی بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔اس وقت حکومت تین ماڈل برن سنٹرز لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں قائم کر رہی ہے اور اس طرح DHQ کی سطح پر بھی سرجری وارڈز کو ممکنہ سہولیات مہیا ہیں۔تاہم وسائل کی دستیابی اور ضرورت کے پیش نظر جہاں ضروری ہوا برن سنٹر بنانے کا منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2014)</u>

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

9فروری 2014 سیکرٹری

بروز منگل 11 فروری 2014 محکمہ صحت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں نصیر احمد	116
2	جناب اعجاز خان	539-508
3	جناب احمد شاہ کھگہ	1450-562
4	چودھری اشرف علی انصاری	724
5	ڈاکٹر محمد افضل	785
6	محترمہ عائشہ جاوید	1038
7	شیخ علاؤالدین	1044-1043
8	محترمہ زیب النساأ اعوان	1063
9	جناب احسن ریاض فتیانہ	1370-1077
10	جناب امجد علی جاوید	1102
11	سردار وقاص حسن مؤکل	1406-1128
12	محترمہ ناہید نعیم	1436-1131
13	محترمہ راحیلہ انور	1188-1181
14	محترمہ حنا پرویز بٹ	1242-1240
15	محترمہ لبنیٰ ریحان	1257-1256
16	ڈاکٹر مراد راس	1312
17	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	1408-1337
18	جناب احمد خان بھچر	1348
19	محترمہ فائزہ احمد ملک	1362-1361

1414۔1413	جناب آصف محمود	20
1442	جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ	21
1470	جناب جاوید اختر	22
1492	چودھری عامر سلطان چیمہ	23